روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

ہفتہ 29- جنوری 2000ء - 21 شوال 1420 ہجری- 29- صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 24

بہترین رفیقہ حیات

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت (بطور رفیقہ حیات) سب سے بہتر ہے۔ فرمایا۔

جس کو خاوند دیکھے تو اس کو خوشی ہو۔ اور جب اسے کوئی حکم دے تو اسے بجالائے اور اپنے نفس اور مال میں کوئی ایسا کام نہ کرے جو خاوند کو ناپسند ہو۔ (سنن نسائی کتاب النکاح باب ای النساء خیر - نمبر 3179)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت (دین) نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے (-) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خداتعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خداتعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (-) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 300-301)

جس نے عورت کو صالحہ بنانا ہو وہ خود صالح بنے۔ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیز گاری کے لئے عورتوں کو پرہیز گاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ احمق ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے رستہ پر ہو گا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک بھی دنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنے والا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جاوے گا تو ممکن نہیں کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے۔ سب انبیاء اولیاء کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے؟ (-) اسی لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاوے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔ ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہو گا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لیں گی۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 163-164)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لئے تا 30 نبوت 1379 ہش / 30 نومبر 2000ء مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے۔

(1) محترم مرزا عبدالحق صاحب
(2) محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب
(3) محترم شیخ مظفر احمد صاحب
(4) محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب
(5) محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل
(6) محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر
(7) محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
(8) محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
(9) محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور
(10) محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
(11) محترم سید عبدالحی شاہ صاحب
(12) محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز
(13) محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
(14) محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی
(15) محترم مولوی محمد صدیق صاحب
(16) محترم عبدالسیع خان صاحب
(17) محترم مولوی جمیل الرحمان صاحب رفیق
(18) محترم ظہیر احمد خان صاحب
(19) محترم سید مبشر احمد صاحب ایاز

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے۔

(1) محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب (غانا)
(2) محترم افتخار احمد صاحب ایاز (یو-کے)

اس مجلس کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب' نائب صدر اول محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب' نائب صدر دوم محترم شیخ مظفر احمد صاحب اور سیکرٹری محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ہوں گے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہو گا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے۔

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

لندن

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 93)

حضرت مسیح موعود کا شیریں انداز تکلم

حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب کابلی المشہور بزرگ صاحب شہزادہ حضرت سید عبد اللطیف کے خاص شاگردوں میں سے تھے جو قادیان کے مہمان خانہ کے شمال مشرقی کونہ کی کوٹھڑی میں عمر بھر گوشہ نشین رہے۔ آپ کا تمام وقت قرآن شریف کے درس و تدریس اور عبادت و ریاضت میں گذرتا تھا انہوں نے قادیان میں اپنی زندگی اس طرح گذاری جیسے ایک مسافر کسی سرائے میں ٹھہرا ہوا ہو۔ آپ صاحب کشف و رؤیا اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

17۔ اکتوبر 1932ء کو آپ کا قادیان میں انتقال ہوا تو حضرت مصلح موعود ڈلہوزی میں قیام فرما تھے۔ آپ کو عالم رؤیاء میں خبر دی گئی کہ قادیان میں ایک شخص ایسا فوت ہوا ہے جس کی وفات سے آسمان و زمین ہل گئے ہیں۔
(الفضل 10۔ جنوری 1933ء صفحہ 4)

حضرت مولوی صاحب نے ایک بار بعض ایمان افروز روایات ذکر حبیب کی ایک مجلس میں بیان فرمائیں جو الحکم 7۔ مارچ 1935ء کی اشاعت میں صفحہ 6 کی زینت ہیں۔ آپ نے بتایا:۔

"میں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کم و بیش پانچ دفعہ قادیان آیا۔ اور پھر واپس افغانستان چلا گیا پہلی اور دوسری دفعہ میں جب قادیان آیا تو چند یوم رہ کر واپس افغانستان میں چلا گیا۔ اس وقت مجھے اردو زبان قطعاً نہیں آتی تھی۔ میں جب حضور سے گفتگو کرتا فارسی میں کرتا تھا۔ حضور کا طرز کلام بہت شیریں تھا۔ اور حضور جب کسی کو مخاطب فرماتے تو آپ کہہ کر فرماتے تھے۔ گفتگو کے دوران میں مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور مجھ سے یوں گفتگو فرما رہے ہیں جیسے کسی مدتوں کے بچھڑے ہوئے دوست سے گفتگو فرما رہے ہیں"
(الحکم 7۔ مارچ 35ء)

معارف قرآنی کے انکشاف میں مسیح موعود کی شاگردی

میں جب تیسری مرتبہ قادیان آیا تو اس وقت میں تقریباً چھ ماہ یہاں رہا۔ میں اس وقت یہاں قرآن کریم پڑھنا چاہتا تھا۔ مگر مجھے اردو زبان آتی نہ تھی۔ لوگوں کی رائے میرے متعلق یہ تھی کہ یہ ایک پہاڑی آدمی ہے میں جب اپنے خیال کا لوگوں پر اظہار کرتا۔ تو وہ مجھے کہتے کہ کیا قرآن کریم لفظی طور پر پڑھنا چاہتے ہو۔ تو میں کہتا کہ نہیں ترجمہ۔

ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول سے بھی اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے ہیں تو میرے درس میں آیا کرو۔ مگر میں نے جواب میں عرض کیا کہ میں اردو زبان نہیں جانتا۔ آخر میں نے یہ تجویز کی کہ بہتر ہے کہ جب موقع ملا کرے حضرت مسیح موعود سے قرآن کے معارف پوچھ لیا کروں۔ اگرچہ لوگ مجھے بے ادب کہیں گے مگر وہ یہ خیال کرکے کہ یہ پہاڑی آدمی ہے خاموش ہو رہیں گے۔

یہ فیصلہ کرکے میں حضرت مسیح موعود سے معارف قرآنی پوچھنے لگا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد خود بخود ہی حضرت مسیح موعود کا رعب میرے دل پر بیٹھ گیا مگر ایک اور بات پیدا ہو گئی کہ جب کوئی مشکل آیت حل طلب میرے سامنے آتی تو

حضرت مسیح موعود کی شکل دیکھتے ہی وہ مشکل حل ہو جاتی اور مجھے پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی۔

گویا کہ یہ حضور کے روحانی فیضان کا اثر تھا۔ کہ خود بخود برکات سماوی نازل ہونے لگتے۔ اور معارف قرآنی سمجھ میں آنے لگتے تھے۔"
(الحکم 7۔ مارچ 35ء)

بیماری میں آپ سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ

بعض دفعہ حضور صبح کے وقت بیمار ہوتے تھے تو خدام حضور کی عیادت کے لئے جاتے تھے۔ شام کو جب افاقہ ہوتا تو حضور سیر کے لئے تشریف لے آتے اس وقت ہم دیکھتے کہ

حضور کے چہرے پر گلاب کے پھول کی طرح تازگی ہوتی اور بیماری کا نام و نشان نہ ہوتا۔" (الحکم 7۔ مارچ 35ء)

تحریک وقف جدید

○ بانی تحریک وقف جدید حضرت مصلح موعود تحریک وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"
(ماخوذ از مجموعہ خطبات وقف جدید ص 95-96)

غزل

کبھی اس در سے منہ موڑا نہ جائے
کبھی عہدِ وفا توڑا نہ جائے

کرو وا' دیدۂ دل بہرِ دیدار
اگر وہ آنکھ سے دیکھا نہ جائے

یہ ممکن ہی نہیں اے رشکِ خوباں
ترا دیوانہ پہچانا نہ جائے

جو دل پر نقش ہے وہ تیرا نقشہ
بہت کھینچوں مگر کھینچا نہ جائے

یہ اندازِ تبسم حشر ساماں
تجھے پھر کس طرح چاہا نہ جائے

تکلم کو مرے کیا ہو گیا ہے
کہ ان کے سامنے بولا نہ جائے

کر اس کی آبیاری اشکِ غم سے
گلِ مقصد کہیں کملا نہ جائے

غنیمت ہے بہت خارِ الم بھی
یہ نعمت ہے اسے کھویا نہ جائے

غبار آلود ہیں اکنافِ عالم
یہ منظر اور بھی دھندلا نہ جائے

یہ منظر قتل و غارت کا خدایا
بہت دیکھا پر اب دیکھا نہ جائے

نہیں یہ ابتلا جبر مشیت
کبھی اس رنگ میں سوچا نہ جائے

میں اس کا ہوں تو کیوں دشمن ہے دنیا
یہ ہے اک راز اسے کھولا نہ جائے

ہے دل پر کوئی ایسا داغِ عصیاں؟
جو سیلِ اشک سے دھویا نہ جائے

سلیم اپنا وہی راحت رساں ہے
اسی کے در پہ کیوں پہنچا نہ جائے

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے عالمی درس کے اہم نکات نمبر 21 — 3 جنوری 2000ء

شیطان کا حملہ چاہے چاروں طرف سے ہو' دعا کے نتیجے میں اللہ بچالے گا

انسان کے حقوق کا خیال رکھنا یہ بھی تقویٰ کے لباس میں شامل ہے

شیطان کو زیر کرنے کا اصل ذریعہ دعا ہے- اس زمانہ میں بھی یہی نسخہ ہے

(درس کے یہ اہم نکات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 3 جنوری 2000ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان مبارک کے عالمی درس قرآن میں آج یہاں بیت الفضل میں جو درس دیا اس کے چیدہ چیدہ نکات احباب کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں-

سورہ الانعام کی آیت نمبر 161 کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حدیث میں ہے کہ اللہ کی بات سچی ہے- اللہ نیکی کا دس گنا اجر دیتا ہے اور جو بدی کرے اس کا ایک گناہ لکھتا ہے جو برائی کا ارادہ کرے مگر اس کا ارتکاب نہ کرے اس کو کوئی گناہ نہیں اور جو نیکی کا ارادہ کرے مگر کر نہ سکے اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے- امام رازی نے فرمایا دس کے بیان سے مراد صرف دس نہیں بلکہ مراد بڑھا چڑھا کر اجر دینا ہے- طبری نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا لا الہ الا اللہ کہنا بھی نیکی ہے آپؐ نے فرمایا ہاں ہاں سب سے بڑھ کر- حضور نے فرمایا دل میں بھی لا الہ الا اللہ ہو اور عمل میں بھی ہو صرف زبانی بات نہ ہو-

آیت نمبر 162 کے ضمن میں فرمایا حنیف کا مطلب ہے کہ ہر وقت دین کی طرف جھکا رہنے والا- ٹھوکر بھی کھائے تو خدا کی طرف ہی گرے- خدا سے دور جانے والا نہ ہو-

آیت نمبر 163 کی تشریح میں فرمایا رازی نے لکھا ہے یہاں نماز اور قربانی کو اکٹھا بیان کیا گیا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا مخالفین کو کہدے کہ میں جان کو دوست نہیں رکھتا' میری عبادت میرا جینا مرنا خدا کے لئے ہے- وہی خدا اس کا حقدار ہے جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا- کہدے میری نماز اور پرستش میں میری جدوجہد میرا زندہ رہنا اور مرنا خدا کے لئے ہے- جس کا کوئی شریک نہیں ۔ کوئی اور ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ نہیں ہو سکتا جو ساری امانتیں واپس دینے والا ہو- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بہت ہی عارفانہ اور گہرا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے-

سورہ الانعام کی آیت نمبر 164 کی تشریح میں فرمایا آنحضرت ﷺ سب مسلمانوں میں اسلام لانے والوں میں سے اول نمبر پر تھے- رسول اللہ ﷺ کا اسلام سب سے بالا تھا- جس طرح آپ خاتم النبیین تھے اسی طرح خاتم المسلمین بھی تھے-

آیت نمبر 165 کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث بیان فرمائی کہ ہر ایک میت پر رونے والے سے میت کو گناہ نہیں ہوتا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسی بھی احادیث ہیں کہ فوت شدہ پر کوئی بہت واویلا کرے تو اس کا دکھ میت کو پہنچتا ہے- یہ اور مضمون ہے-

آیت نمبر 166 کی تشریح میں فرمایا جس طرح پہلوں کی غلطیوں پر فوری پکڑ ہوتی تھی- اس کا یہ مطلب نہیں کہ ادھر غلطی کی اور ادھر پکڑا گیا-

مطلب صرف یہ ہے کہ کوئی بھاگ نہیں سکتا- مگر یہ بھی یاد رکھو کہ وہ بہت بخشنے والا ہے-

سورہ الاعراف

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الاعراف کا درس شروع کرتے ہوئے فرمایا یہ سورۃ مکی ہے ابن عباس اور ابن زبیر کا یہی قول ہے- علامہ زمخشری نے کشاف میں لکھا ہے کہ 8 آیات کے سوا ساری سورہ مکے میں نازل ہوئی- قرطبی نے بھی یہی کہا ہے- تاہم علامہ آلوسی کا کہنا ہے کہ ایک آیت مدنی ہے- حضور نے فرمایا پس اکثر آیات مکہ میں نازل ہوئیں بعض مدینے میں بھی نازل ہوئیں تب بھی اس سورۃ کو مکی ہی کہیں گے-

بسم اللہ کے بعد دوسری آیت کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا المص- الم پر ہمارے سارے علماء کا اتفاق ہے اس کا مطلب ہے کہ میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں- اور ص سے مراد ہے صادق القول- یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا اور قول کا سچا ہوں- کشاف میں ہے کہ میں اللہ صادق ہوں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حروف مقطعات کے مختلف معنے کئے گئے ہیں ان معنوں میں تضاد نہیں بلکہ مختلف معانی وسعت پیدا کرنے کے لئے ہیں- اس میں بعض تاریخیں بھی آجاتی ہیں- حروف تہجی کے اعداد کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس میں عظیم الشان انقلابی تحریکوں کا پتہ چلتا ہے- یہ حیرت انگیز معانی ہیں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جتنے بھی حروف مقطعات ہیں وہ سب سورہ فاتحہ میں موجود ہیں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جو اس سے باہر ہو- اگر مقطعات کی بحث ہی کو لیا جائے تو کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں بیان کی ایسی وسعت موجود ہو- یہودیوں کو اعداد کا علم تھا- شروع میں انہوں نے کہا کہ الم سے مراد ہے کہ اتنی عمر ہوگی- جب الفاظ بڑھنے لگے تو کہا کہ اب معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے-

آیت نمبر 3 کے حوالہ سے فرمایا آنحضرت ﷺ جب انذار کرتے تھے تو آپ کو گہرا دکھ محسوس ہوتا تھا- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمدردی کا کلام ہے کہ تیرا کام انذار کرنا ہے- جو دکھ پہنچتا ہے اس کو کم کر- اس میں مومنوں کو بھی نصیحت ہے کہ ایسا ہی کرنا چاہئے-

آیت نمبر 4 کی تشریح میں فرمایا شریعت کی پیروی کرو- جو بھی رسول عطا کرے لے لیا کرو- اس بحث میں نہ پڑو کہ قرآن کے کس حکم کی رو سے یہ نکالا ہے- اور جس بات سے رسولؐ روکے رک جایا کرو- حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ کیسی فیصلہ کردینے والی آیت ہے جس میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ اول توجہ قرآن کریم کی طرف ہونی چاہئے اس کے بعد کسی کی بات یا قول کو مخالف دیکھے تو منہ پھیر لے-

آیت نمبر 5 سورہ الاعراف میں فرمایا کہ اکثر عذاب رات کو سوتے میں آتے ہیں- رات کو اکثر لوگ گھروں میں ہوتے ہیں اور غافل ہوتے ہیں- جس طرح غفلت میں سب سوئے ہوئے ہوتے ہیں اسی غفلت کی حالت میں گزر جاتے ہیں- دوپہر کو بھی جب لوگ قیلولہ کرتے ہیں عذاب آتے ہیں- برطانیہ جیسے ملک میں تو یہ عادت نہیں ہے- گرم علاقوں میں اس کا رواج ہے یہاں بھی کرلیں تو اچھا ہے- چرچل باقاعدگی سے قیلولہ کیا کرتا تھا- وہ لکھتا ہے کہ میں نے اس سے بہت کچھ حاصل کیا- کام کا شدید بوجھ اور جنگ کی شدت سے قیلولہ کرنے سے دن کے پہلے حصے کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور کام کرنے کے لئے نئی طاقت مل جاتی ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ارشاد الٰہی ہے کہ جن کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیا ہے ان پر عذاب آئے گا- یہ نہیں کہ ہلاکت پہلے ہو اور عذاب بعد میں آئے بلکہ ہلاکت کا فیصلہ پہلے ہوتا ہے-

سورہ الاعراف کی آیت نمبر 6 کے حوالہ سے فرمایا کہ جب عذاب آتا ہے تو دل گواہی دے دیتا ہے کہ ہم ہی ظالم تھے- دیکھنے والے اس سے استفادہ کریں یا نہ کریں دل کی آواز ہے جو کہہ دیتی ہے کہ اللہ نے کوئی ظلم نہیں کیا- ہم ہی ظلم کرنے والے تھے-

سورہ اعراف کی آیت نمبر 8 کے ضمن میں فرمایا آنحضرت ﷺ نے محض قصے بیان نہیں کئے بلکہ تاریخی واقعات کا کھوج لگانے والی باتیں کی ہیں- کوئی بھی بات محض قصہ کہانی نہیں ہے- ہر بات اسی طرح ہوئی ہے جس طرح آنحضرت ﷺ نے بیان کی ہے- ان واقعات کے وقت آنحضرت ﷺ تو غائب تھے مگر خدا تو غائب نہ تھا-

سورہ الاعراف کی آیت نمبر 9 کے ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا جن کے پلڑے قیامت کے دن بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے اس کا اطلاق روحانی معنوں پر ہوتا ہے ظاہر پر اطلاق نہیں ہوتا- حقیقت پر اطلاق ہوتا ہے- حدیث بخاری میں ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر کہنے میں ہلکے ہیں لیکن وزن میں بھاری ہیں- وہ یہ ہیں- سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم-

حضور نے فرمایا مجھے اکثر احمدی بتاتے ہیں کہ انہوں نے یہ کلمات ورد جان بنا رکھے ہیں اور تہجد میں بھی غافل نہیں رہتے-

آیت نمبر 10 کے بارے میں فرمایا بات کرو خواہ ہلکی ہو لیکن نیکی کے لحاظ سے بھاری چاہئے- اگر اس کے برعکس ہوگا تو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی گھاٹا ہوگا-

آیت نمبر 11 سورہ الاعراف کی تشریح میں فرمایا- اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کیونکہ اللہ کا حق ادا نہیں ہوتا آنحضرت ﷺ ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے تھے- آپؐ سے کہا گیا کہ آپ کیوں اتنی عبادت کرتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے سب اعمال بخشے گئے ہیں- آنحضور ﷺ جواب دیتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں-

سورہ الاعراف آیت نمبر12 کی تفسیر کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کی تفسیر پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔ ایک اعتراض کا حضور نے ذکر فرمایا کہ فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان تو فرشتہ نہیں تھا۔ جب اسے حکم نہیں تھا تو وہ کیوں سجدہ کرتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ جب بڑے لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے تو چھوٹے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ فرشتوں کو حکم تھا۔ تمام بنی نوع اور مخلوقات کو آدم کی اطاعت کا حکم تھا اس میں شیطان بھی شامل تھا۔ وہ جنوں میں سے تھا۔ آگ سے پیدا ہوا تھا۔ جبکہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔ اس نے اپنی جن ہونے کی صفت کے تابع سجدہ نہیں کیا۔

سورہ الاعراف کی آیت نمبر13 کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا شیطان سے جب پوچھا گیا کہ تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا تو اس نے کہا بر تر ہوں کیونکہ آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ جبکہ آدم گیلی مٹی سے پیدا ہوا۔ آگ سے پیدا ہونا وہ خود تسلیم کرتا ہے مگر یہ کہنا کہ میں اس وجہ سے بہتر ہوں تو غور کرنے کی بات ہے کہ آگ تو مٹانے کے کام آتی ہے۔ جبکہ گیلی مٹی سے نئی نئی چیزیں پھوٹتی ہیں۔ اس کا استدلال بے وقوفانہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ مٹی پر جب آگ کام کرے گی تو اسے مٹا ڈالے گی اس وجہ سے اس کا کہنا کمینگی کا اظہار تھا۔

آیت نمبر14 کے ضمن میں فرمایا وہ خدا کے نزدیک ہر مقام سے گر گیا۔ جنت سے نکلنے کا مطلب وہ جنت ہے جس میں شریعت کے حکم کی متابعت کی جا رہی تھی۔ ورنہ شیطان تو اپنے جیسوں کو پھسلا تا رہتا ہے۔ اور جنت میں کون کسی کو پھسلا سکتا ہے۔ جنت سے مراد شریعت بھی ہے۔ جنت میں شیطان کو کوئی غلبہ نہیں مل سکتا۔

سورہ الاعراف کی آیت نمبر17 کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا شیطان کے صراط مستقیم پر بیٹھنے سے یہ مراد نہیں کہ وہ چلے گا۔ "بیٹھوں گا" کے الفاظ سے واضح ہے کہ وہ چلنے والا نہیں۔ گمراہ کرنے کی خاطر بیٹھا رہے گا۔ شیطان کا کہنا ہے کہ جب تک بندے بھٹک نہیں جائیں گے وہ بیٹھا رہے گا۔

سورہ الاعراف کی آیت نمبر18 کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ارشاد پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہت عمدہ نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ شیطان کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے آنے کا ذکر ہے۔ مگر اوپر کا ذکر نہیں۔ اس کا مطلب ہے اللہ کا رستہ تو کھلا ہے۔ دعائیں کرو کہ شیطان کا حملہ چاہے چاروں طرف سے ہو اللہ بچالے گا۔

آیت نمبر20 الاعراف کی تشریح کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس درخت سے آدم کو کھانے کی کھلی اجازت تھی وہ نیکی کا درخت تھا۔ اور جس سے روکا گیا وہ بد اعمال کا درخت تھا۔ کہا گیا کہ اس کے قریب نہ جانا۔ اس کے علاوہ جو باقی ہے وہ حلال اور طیب ہے۔ خدا کی طرف سے جو روکیں ہوتی ہیں وہ بدیوں سے بچانے کے لئے ہوتی ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم اس کے قریب جاؤ گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ بدیاں تم سے چمٹ جائیں گی۔

آیت نمبر21 کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا یہ جو شیطان کے وسوسے کا مضمون ہے کہ جو چیز تم سے چھپائی گئی ہے وہ اس لئے ہے کہ تم ہمیشہ کی زندگی نہ پالو۔ شیطان سے انسان کے ننگ چھپائے گئے ہیں۔ شیطان تو جھوٹا ہے یہ اس کا دھوکا ہے کہ کہیں فرشتے نہ بن جاؤ۔ مطلب یہ کہ اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرنے والے نہ بن جاؤ۔ اللہ نے پاک دامنی کی حفاظت نہ کرنے پر انذار کیا ہے۔ نہ کہ اس کے خلاف۔

آیت نمبر23 کی تفسیر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب پھل چکھا تو کمزوریاں ظاہر ہو گئیں اور وہ جنت کے پتے اوڑھنے لگے۔ اس پر اللہ نے آواز دی کہ کیا تمہیں اس سے روکا نہیں تھا۔ اور کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ جنت کے پتوں سے ڈھانپنے کا مطلب استغفار ہے۔ وہ کلمات آدم کو سکھائے گئے جن سے استغفار کیا جاتا ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ واقعتہ پتے لے کر اپنے اوپر چپکاتے تھے اور چھپتے پھرتے تھے اور اللہ ان کو پکارتا تھا۔ یہ بائبل کی غلطیاں ہیں جو اصل مضمون کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہیں۔ پتوں سے مراد استغفار ہے جو خدا نے خود سکھایا ہے۔

آیت نمبر24 کی تفسیر میں فرمایا یہ ہیں جنت کے پتے یعنی استغفار۔ نفس کی بے اختیار چیخ ہے کہ اگر بخشش نہ کی اور رحم نہ کیا تو ہم گھاٹا پانے والے ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ بہت سے لوگ خدا پر شکوک کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ یہ ایسے ہیں کہ جن کو اپنے گناہ کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ نے استغفار رکھا ہے کہ علم ہو یا نہ ہو استغفار کرتا رہے۔ آجکل بھی آدم کی یہی دعا (الاعراف 24) پڑھنی چاہئے۔ شیطان کو زیر کرنے کا اصل ذریعہ دعا ہی تھی۔ ابتداء میں بھی اسی طرح ہوا اور آخری زمانے میں بھی اللہ دعا ہی کے ذریعہ غلبہ و تسلط عطا کرے گا۔

سورہ الاعراف کی آیت نمبر25 کی تفسیر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ بظاہر یہاں آدم و حوا کا ذکر ہے مگر جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ کہ سب کے سب نکل جاؤ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک قوم کی طرف آئے تھے۔ یہ غلط خیال ہے کہ نسل انسانی ان کے بچوں سے چلی تھی اور ان کے سوا کوئی انسان موجود نہ تھے۔ مستقر اور متاع کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ زمین میں مستقر کا کیا مطلب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کا ماحول انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ خلاباز جب [illegible] کرتے ہیں تو زمین کا سارا ماحول ساتھ [illegible]۔ غیر زمینی ماحول میں انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ کی بات اس زمانے میں لفظاً لفظاً پوری ہوئی کہ اسی زمین میں رہو گے اور اسی میں سے نکالے جاؤ گے۔

آیت نمبر27 الاعراف کی تفسیر میں فرمایا کہ لباس تقویٰ حیا ہے۔ ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ عمل صالح ہے۔ امام رازی نے کہا ہے کہ لباس تقویٰ سے مراد وہ لباس ہے جسے نماز کی ادائیگی کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ جو صاف بھی ہو اور غیر اللہ کے خیال سے حفاظت بھی کرے۔ یہ عفت اور توحید ہے۔ علامہ آلوسی کہتے ہیں یہ لباس آسمان سے بارش کے ذریعے آیا جس سے کپاس پیدا ہوتی ہے مسلم نے کہا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جو اللہ نے اتاریں بارش یا کپاس مراد نہیں۔ انزلنا الحدید کا یہ مطلب نہیں کہ آسمان سے لوہے کی بارش ہوئی۔ [illegible] کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ لوہے نے انسان کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ اللہ کی عزت اور جلال کا اظہار ہے تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور طاقت تقویٰ سے ہی ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ جامع مانع ترجمہ ہے۔ بنی نوع انسان کے حقوق کا خیال رکھنا یہ بھی تقویٰ میں ہے۔ انسان کے حقوق یہ بھی لباس التقویٰ کا حصہ ہیں۔

قسط اول

فرح نادیہ بنت نعمت اللہ شمس

بے مثل شاعر - عبیداللہ علیم

حالاتِ زندگی

عبیداللہ علیم 12 جنوری 1939ء کو بھوپال (انڈیا) میں بڑے گھاٹ پر واقع محلہ چندپورہ میں پیدا ہوئے آپ کے آباؤ اجداد کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ آئے تھے۔ ان کے والد رحمت اللہ بٹ صاحب اوورسیئر کی حیثیت سے بھوپال گئے بعد میں وہ انجینئر ہو گئے اور 35 برس تک بھوپال میں رہے اس دوران انہوں نے ٹھیکیداری بھی کی اور زمینداری بھی۔ بھوپال سے پچاس میل دور ایک جگہ تھی چن پور وہاں ان کا فارم تھا ایک عبیداللہ گنج جگہ تھی وہاں ان کا پلاٹ کے نام سے فارم تھا۔ عبیداللہ علیم کے والد کو مذہبی کتابیں پڑھنے اور بحث مباحثے کا شوق تھا وہ دیہاتی قدروں کے دلدادہ تھے اور گھر میں بھی یہی رنگ غالب تھا ان کی چار بیویوں میں سے عبیداللہ علیم کی والدہ کا نمبر دوسرا تھا۔ آپ کے دادا اکرم مولوی جان محمد صاحب اس زمانے میں بی اے بی ٹی تھے اور سیالکوٹ کے کسی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ وہ بھی شعر کہا کرتے تھے۔ مگر ان کا کوئی کلام محفوظ نہیں۔

والدہ

عبیداللہ علیم کی والدہ کا نام "سعادت بی" تھا جو بھوپال ہی کی رہنے والی تھیں اور یوسف زئی پٹھان خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس سلسلے میں عبیداللہ علیم اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ "میری والدہ بھوپال کی تھیں۔ نام تھا سعادت بی۔ یوسف زئی پٹھان تھیں۔ اس طرح یہ دونوں فخر (بٹ اور پٹھان) مجھے حاصل ہیں اور میں یہ فخر اپنی ماں کی طرف سے اپنی شخصیت میں بھی رکھتا ہوں میں اندر سے پٹھان ہوں۔ لوگوں کو یہ اعتراض ہے کہ میرا انداز جارحانہ ہے اصل میں بات یہ ہے کہ ہمارا لوگ جب چپتے ہیں اس وقت وہ جو لہجہ اختیار کرتے ہیں وہ جارحانہ نظر آتا ہے۔ اس کے پس منظر پر غور نہیں کرتے۔"

(انٹرویو، خان ظفر افغانی، معیار، کراچی، ص 266)

عبیداللہ علیم کی والدہ آداب و گفتگو میں بہت نفاست پسند تھیں ان کے پورے خاندان میں شعر و شاعری اور کھیل کود کا بڑا رواج تھا۔ وہ بہت اچھی شکاری اور ماہر گھڑ سوار تھیں۔ عبیداللہ علیم کے والد سے زیادہ پورے علاقے میں ان کی والدہ کا رعب تھا۔ وہ بہت ہی ہمدرد، ملنسار اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ غصہ کی بہت تیز تھیں اور اپنی بات پر ہمیشہ قائم رہتیں اپنے بہن بھائیوں کی تعداد کے بارے میں عبیداللہ علیم ایک انٹرویو میں بتاتے ہیں کہ

"بڑی والدہ سے دس بھائی بہن، دوسری سے دس، تیسری سے تین چار اور چوتھی والدہ سے تین چار۔ میں دوسری والدہ سے ہوں۔ اپنی والدہ سے ہم پانچ بھائی بہن حیات ہیں۔ یعنی تین بھائی اور دو بہنیں۔ والد اور والدہ کا یہاں کراچی میں انتقال ہو گیا۔ اب کوئی والدہ حیات نہیں۔"

(انٹرویو، خان ظفر افغانی، معیار، کراچی، ص 236)

بچپن

عبیداللہ علیم کا اصل نام عبیداللہ ہے اور علیم انہوں نے خود اپنے نام کے ساتھ لگایا اس سلسلے میں اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ

"عبیداللہ میرا اصل نام ہے لیکن لگتا ہے کہ علیم ہمیشہ سے میری ذات کا جزو ہے۔ اس لئے کہ میں نے یہ نام شعوری حالت میں نہیں رکھا تھا جب میں چھٹی ساتویں جماعت میں تھا تب میں نے اپنے نام کے ساتھ علیم رکھ لیا تھا اس طرح میرے میٹرک کے سرٹیفکیٹ میں عبیداللہ علیم بٹ لکھا ہوا ہے۔ میں کشمیری ہوں اس لحاظ سے بٹ لکھا ہوا ہے۔" (ایضاً ص 225)

جس طرح علیم کی والدہ غصے کی تیز اور اپنی بات پر قائم رہنے والی تھیں اسی طرح عبیداللہ علیم بھی ضدی اور ہٹ کے پورے تھے۔ اسی لئے بچپن میں وہ اکثر اپنی والدہ کے ساتھ بحث کرتے اور خوب ہنگامہ کرتے تھے۔ علیم اپنے ایک انٹرویو میں بتاتے ہیں کہ ہنگامہ کچھ یوں شروع ہوتا:

"میں: باہر کیا ہو رہا ہے۔

والدہ: باہر ہوا چل رہی ہے۔ بیٹے اس میں ہم سانس لیتے ہیں اور درخت بھی سانس لیتے ہیں۔ دیکھو درخت کے پتے کیسے ہل رہے ہیں اسی ہوا کی وجہ سے۔

میں: بند کراؤ اس ہوا کو مجھے پسند نہیں۔

والدہ: ہاں تیرے باپ کی غلام ہے یہ ہوا جو میں بند کرادوں۔ بس یہاں سے ہنگامہ کھڑا ہو جاتا۔ میں اپنے مطالبے سے کسی طرح دستبردار نہیں ہوتا اور والدہ سے خوب خوب پٹتے اور پورے گھر کے سمجھانے بجھانے کے باوجود ہوا کے بند کرانے کی ضد کرتا رہتا۔ اور چیختا چلاتا رہتا یہاں تک کہ سب لوگ مجھے قابو کرکے کسی کمرے میں بند کردیتے جہاں میں دروازہ کو مسلسل پیٹنے کے بعد آخر کار ننگے فرش پر سوجاتا۔"

(سیپ' ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر' سیپ پبلی کیشنز کراچی ص 234)

عبیداللہ علیم کی والدہ کی آواز میں بہت سوز وگداز اور سر تھا علیم کو بھی بچپن ہی سے خوبصورت آوازیں اور سر بے حد متاثر کرتے تھے اسی لئے اکثر اپنی والدہ سے جھگڑے کے بعد یہ سر اور ردھم ہی صلح کا باعث بنتے۔ عبیداللہ اپنے بچپن کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ

"ہم ماں بیٹوں کے درمیان کسی بات پر ہنگامہ ہوگیا یہ کوئی مایوں مہندی وہندی کی تقریب تھی جس میں خاصی غیر مانوس عورتیں شامل تھیں۔ اس لئے میں نے ان کا کچھ خیال کرتے ہوئے ایک طرف کونے میں روٹھ کر جا لیٹنے پر اکتفا کیا گانے بجانے کی محفل شروع ہوئی میری والدہ کی آواز میں غضب کا سوز وگداز تھا۔ اور فطری لے کاری بھی پوری محفل پر چھائی۔ میرا غصہ دور ہوچکا تھا اور اس کی بجائے میرے دل میں اپنی ماں کے لئے فخرمندی کے جذبات کا سیلاب امڈ آیا تھا مجھے زندگی بھر وہ لمحہ نہیں بھولے گا جب گانے کے دوران والدہ نے دور کونے میں بظاہر روٹھے پڑے ہوئے مجھ کو دیکھا تھا لیکن جواب میں مسکرا کر اور زبان چڑا کر میں نے ان کے گانے کی داد دی تھی اور انہوں نے بھی ملکوتی تسکین بخش مسکراہٹ کے ساتھ اسے قبول کیا تھا۔ سہگل' 'کانن بالا' 'شمشاد وغیرہ کے فلمی گیتوں اور مقامی لوک گانوں کی مدھر گنگناہٹ کے ذریعہ اس طرح میری والدہ نے مجھے کئی جھگڑوں میں شکست دی لیکن سب سے زیادہ یادگار اور میٹھی ہار کا میرے لئے وہی تقریب کا مختصر ترین لمحہ تھی خوبصورت سر اور ردھم غالباً میری ماں کی وجہ سے ہی میری کمزوری بنا زندگی اور فن دونوں ہی میں یہ دو چیزیں میں بہت مقدم سمجھتا ہوں۔"

(سیپ' ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر' سیپ پبلی کیشنز کراچی ص 234)

فطرت سے دلچسپی

عبیداللہ علیم کو بچپن ہی سے مناظر فطرت اور قدرت کی رعنائیوں اور دلکشیوں سے بے حد دلچسپی تھی انہیں بچپن میں خوبصورت مناظر اور چہرے بے حد متاثر کرتے۔ انہیں اپنے بچپن کے گاؤں کی وہ ندی اور اس پر پانی بھرنے کے لئے آنے والی عورتیں تک یاد ہیں۔ علیم اپنے گاؤں میں بہنے والی ندی کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"خوبصورت مناظر اور چہرے بھی مجھے بچپن سے متاثر کرتے آئے ہیں۔ بھوپال میں سعیدیہ سکول اور قریبی گاؤں میں ابتدائی تعلیم کے دوران مجھے ایسے مسحور کن مناظر سے تقریباً ہر روز واسطہ پڑتا تھا۔ بھوپال کی مشہور نالوں کے علاوہ مجھے ایک بہتی ندی یاد ہے جہاں میں نہاتا تھا قریب ہی ویران سا چھوٹا مندر تھا جہاں ناریل کی بھینٹ چڑھائی جاتی تھی۔ جنہیں میں چھپ چھپ کر کھاتا تھا۔ پھر اسی ندی پر شوخ قسم کے لہنگے پہنے گاگریں تھامے ہوئے سیدھی سادھی معصوم سی عورتیں پانی بھرنے آتی تھیں۔ آم اور جامن کے جھومتے درخت' عطر بیز ہوائیں' نیلگوں آسمان' شفق میں ڈوبا آسمان کالے بادلوں سے گھرا آسمان پھر وہی شفاف ندی اور وہی پانی بھرتی ہوئی شوخ قسم کے لہنگوں میں ملبوس الہڑ دوشیزائیں جن کا ندی میں پڑتا ہوا حسین عکس اب بھی مجھے کسی نہ کسی طرح Haunt کرتا ہے۔ برسوں بعد "نرم کونپل پہ شبنم کے موتی" والی نظم بھی اسی ندی سے Inspire ہو کر میں نے کہی۔"

(سیپ' ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر' کراچی ص 234)

ذہانت

عبیداللہ علیم بے حد ذہین انسان تھے بچپن ہی سے انہیں دوسروں سے آگے نکل جانے کی خواہش تھی۔ پڑھائی ہو کھیل ہو یا کوئی اور میدان وہ ہمیشہ اپنے ساتھیوں پر سبقت لے جاتے اپنی ابتدائی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے عبیداللہ علیم ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ

"بچپن ہی سے حاکم بننے کا خبط سوار تھا انتقامی جذبہ تو ایک طرف خواہ مخواہ دوسروں پر سبقت لے جانا اور ان کو زیر کرنا یا اس کی کوشش ہی کرنا میری سرشت میں شامل تھا۔ کمر میں کوڑا باندھے محلے کی لیڈری کرتا پھرتا تھا۔ اپنے سے کہیں بڑی عمر کے لوگوں سے بھی دو دو ہاتھ کرلیتا۔ پڑھائی کے معاملے میں بھی کسی کو آگے نہیں آنے دیتا۔ محلے میں ایک لائبریری سے بچوں کی کتابیں لے کر پڑھنا شروع کیں تو ایک دن میں پندرہ پندرہ ختم کرڈالیں۔" (ایضاً ص 235)

عبیداللہ علیم کو کھیل کود سے بھی بے حد دلچسپی تھی انہیں بچپن میں جو کھیل پسند تھے ان میں کشتی' فٹ بال' کیرم اور تاش شامل ہیں۔ وہ خود کہتے ہیں کہ

"اکھاڑوں میں کشتی اور ایکسرسائز کا سلسلہ بھی جاری رہا فٹ بال میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ ماموں کے ساتھ کیرم کی دوکانوں پر جانا شروع کیا اور بڑے بڑے کھلاڑیوں کو شکست دینے لگا۔"

(سیپ' ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر' کراچی ص 234)

تعلیم کا سلسلہ

عبیداللہ علیم کے بچپن کی عادات اور مشاغل کے علاوہ جہاں تک ان کے تعلیمی سلسلے کی بات ہے تو علیم بھوپال میں اپنا تعلیمی سلسلہ باقاعدہ جاری نہ رکھ سکے۔ آپ نے بھوپال میں سعیدیہ سکول اور اس کے قریبی گاؤں میں اپنے ابتدائی تعلیمی مدارج طے کئے۔ 1952ء میں بارہ تیرہ برس کی عمر میں عبیداللہ علیم کے خاندان کو کچھ ذاتی مسائل کی وجہ سے بھوپال سے کراچی آنا پڑا۔ کراچی آکر کچھ عرصہ کے بعد عبیداللہ علیم نے اپنی باقاعدہ تعلیمی زندگی کا آغاز کیا۔ راشد عباس کے ساتھ اپنے ایک انٹرویو میں عبیداللہ علیم اپنی ابتدائی تعلیم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ

"بارہ تیرہ سال کی عمر میں پاکستان آگیا یہ بات 1952ء کی ہے ایک زمانے تک باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کرسکا میں نے یہیں سے میٹرک' انٹر' بی اے اور ایم اے کیا۔"

(دستک ماہنامہ جنوری 1998ء کراچی ص 52)

مصائب کا دور

کراچی آکر عبیداللہ علیم کے ابتدائی ایام بہت عجیب سے گزرے ان کے خاندان کو بہت سے مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑی والدہ نیم پاگل ہوگئیں۔ کراچی آنے کے بعد ابتداء میں ان کے خاندان نے لالوکھیت میں ایک کمرے کے مکان میں رہائش اختیار کی۔ یہ مکان ان کے والد نے پچیس روپے میں خریدا تھا۔ پھر ان کا خاندان الہلال سوسائٹی چلا گیا جس میں ایک کرائے کے مکان میں انہوں نے چھ سات سال گزارے۔

علیم نے حسن ابدال میں اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عبیدیہ جنرل اسٹور کے نام سے ایک سٹور کھولا مگر یہ بھائی جلد ہی وفات پاگیا علیم پر اپنے اس بھائی کی وفات کا بڑا گہرا اثر تھا اسی لئے ان پر ایک جنون کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ کراچی آنے کے بعد اپنے مصائب کا ذکر کرتے ہوئے عبیداللہ علیم "نسیم درانی" کے ساتھ اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ

"مختلف ماحول اور نت نئے مصائب سے خاندان کو واسطہ تھا والدہ کو یقین نہیں آتا تھا کہ والد لالوکھیت میں رہتے ہیں چنانچہ وہ دو تین بار تو ان دنوں کے تین ہٹی سے لالوکھیت کو ملانے والے خستہ حال پل سے ہی واپس ہوگئیں۔ پھر کچھ دن بعد وہ نیم پاگل ہوگئیں۔ اسی دوران والد صاحب جنگ شاہی میں ایک سیمنٹ فیکٹری میں مینجر ہوگئے۔ اور میں بھی ان کے پاس چلا گیا میری تعلیم کا سلسلہ وہاں بھی جاری نہ رہ سکا۔ دس ایک مہینے بعد حسن ابدال میں والد نے ایک جنرل اسٹور کھلوا دیا جسے میں نے اور ایک بھائی نے نہایت گرم جوشی سے چلانا شروع کردیا۔ لیکن اس بھائی کی بے وقت موت نے مجھے اتنا صدمہ پہنچایا کہ کاروبار کی طرف سے دل بالکل اچاٹ ہوگیا بڑی والدہ نے مجھے کراچی واپس بلوا لیا اور یہاں ایک نائٹ اسکول میں میرا تعلیمی سلسلہ بھی دوبارہ شروع ہوا۔ بعد میں سگی والدہ بھی آگئیں اور ہم لوگ لالوکھیت میں رہنے لگے۔ اب مجھے دن کو آوارہ گردی میں بڑا سکون ملتا کیونکہ بھائی کا غم میری شخصیت پر شدید طور پر اثر انداز ہوا تھا اور والدہ کی مانند میں بھی جنونی کیفیت میں رہنے لگا تھا۔ اب پہلی بار میری آتش مزاجی میں ایک قسم کا ٹھہراؤ' ایک قسم کا سوز وگداز بھی پیدا ہونے لگا۔"

(سیپ' ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر' کراچی ص 235)

عبیداللہ علیم نے اپنے بھائی کی وفات کے بعد اور تعلیمی سلسلہ دوبارہ شروع ہونے کے دوران کئی کام کئے۔ جنگ شاہی میں ایک پائپ بنانے والی فیکٹری میں ملازمت کی انڈے بیچے اور بیڑیاں بنانے والے کارخانے میں بیڑیاں بنائیں۔ بقول عبیداللہ علیم۔

"ہم نے اس فیکٹری کی مشینوں کی صفائی کی ہے۔ جوٹ سے۔ ہماری عمر اس وقت تیرہ چودہ سال تھی اور ساٹھ روپے تنخواہ تھی۔ جنگ شاہی میں ہی ہم نے دوستوں کے ہمراہ ریلوے اسٹیشن پر انڈے بیچے۔ وہاں ہم نے کوئی نو دس ماہ کارخانے میں بیڑی بنائی ہے۔ رات کو پتے کاٹتے تھے اور صبح کو آٹھ نو سو بیڑیاں بنا کر دیتے تھے۔"

(انٹرویو' خان ظفر' افغانی معیار' کراچی ص 229)

عبیداللہ علیم نے اپنا دوبارہ باقاعدہ تعلیمی سلسلہ 55'1954ء میں کراچی واپس آنے کے بعد شروع کیا۔ عبیداللہ علیم شروع سے ہی ذہین تھے اس لئے رنچھوڑ لائن نائٹ سکول میں ایک سال میں دو دو کلاسیں پاس کیں اس کے علاوہ اپنے سکول میگزین کے نائب ایڈیٹر بھی رہے۔ اسی زمانے میں علیم کو بیت بازی کا شوق پیدا ہوا۔ ان کی والدہ گفتگو اور ادب آداب کا بہت سلیقہ رکھتی تھیں۔ اسی لئے علیم کو اپنی ماں کی طرف سے صاف ستھری زبان ورثے میں ملی تھی اور لکھنے پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہوچکا تھا۔ چنانچہ ساتویں کلاس میں ان کا رجحان بیت بازی کی طرف ہوا۔ اسی زمانے میں انہوں نے اساتذہ شعراء' میر' غالب' سودا وغیرہ کے بے شمار اشعار یاد کرلئے۔ اسی بناء پر وہ بیت بازی کے مقابلوں میں ہمیشہ سبقت لے جاتے۔ کراچی آنے کے بعد اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں عبیداللہ علیم "یوسف سہیل شوق" کے ساتھ اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ

"55' 1954ء میں جب میں کراچی واپس آیا تو نائٹ اسکولوں میں ایک ایک سال میں دو دو کر کے تعلیمی مدارج طے کئے۔ تعلیمی زندگی میں سکول کے میگزین کا نائب ایڈیٹر بنایا جانا اور بیت بازی کے مقابلوں میں سبقت لے جانا یاد ہے۔"

(ماہنامہ خالد دسمبر 88ء)

آغاز شاعری

عبیداللہ علیم نے سکول کے زمانے میں ہی اپنی شاعری کا آغاز کردیا تھا۔ اپنی شاعری کے آغاز کے بارے میں علیم "سلیم صدیقی" کے ساتھ ایک گفتگو میں بتاتے ہیں کہ

"نائٹ سکول میں فی البدیہہ مضمون لکھنے کا موقع ملا لیکن گورنمنٹ سکول لالوکھیت نمبر4 میں نویں کلاس میں پہنچ کر میں نے اندازہ لگایا کہ توجہ

کروں تو شاعری کر سکتا ہوں۔ چنانچہ بزرگ شاعر شاہد منصور کے پاس اپنی ایک ٹوٹی پھوٹی غزل لے کر گیا انہوں نے چند مصرعوں پر طبع آزمائی کو کہا پھر تو شاعری کا بھوت سوار ہو گیا اپنی غزلیں اکثر خود پھاڑ دیتا یا شاہد منصور پھڑوا دیتے۔ اسی دوران مشاعروں میں سامع کی حیثیت سے جانا شروع کر دیا تھا' لیکن بیشتر شعراء پسند نہیں آتے اور انہیں خوب ہوٹ کرتا اسی دوران شاہد منصور نے کلیات میر پڑھنے کی تلقین کی اور یہ کتاب میری زندگی اور شاعری پر فیصلہ کن انداز میں اثر انداز ہوئی۔ یہ اب بھی میرے لئے "داس کیپٹال" کا درجہ رکھتی ہے۔"

(سیپ' ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر' کراچی ص 234)

عبید اللہ علیم نے نویں کلاس میں پورے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی مگر سائنس سے دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے میٹرک میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ علیم اپنی شاعری کے معاملے میں بے حد حساس تھے ابتداء میں وہ اپنی شاعری کو اس قابل بھی نہیں سمجھتے تھے کہ اسے کسی مشاعرے وغیرہ میں پیش کریں۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنی غزلیں "بزم نو آموز مصنّفین" کے اجلاسوں میں پیش کیں۔ اس بزم میں نسیم درانی جو کہ علیم کے بہت اچھے دوست تھے کے علاوہ افسر آذر' سلیم صدیقی' سمیع انور اور نعیم آروی شامل تھے۔ عبید اللہ علیم "سلیم صدیقی" کے ساتھ اپنی ایک گفتگو میں کہتے ہیں کہ "بزم نو آموز مصنّفین' کے اجلاس میں باقاعدگی سے حصہ لینا اور اپنی غزلیں تنقید کے لئے پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ نعیم درانی اس بزم کے کرتا دھرتا تھے۔

(سیپ ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر کراچی ص 235)

عبید اللہ علیم کی پہلی نظم 1956ء میں رسالہ "المصلح" کراچی میں چھپی اس نظم کے چھپنے اور اپنے دلبرداشتہ ہونے کا واقعہ سناتے ہوئے علیم اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ

"غالباً 1956ء کا واقعہ ہے کہ ہم نے اپنی ایک تک بندی "المصلح" میں چھپنے کے لئے بھیجی اس پر ہمارے شفیع اشرف صاحب نے لکھ دیا کہ اسے نظم سمجھیں یا نثر سمجھیں' لیکن چھاپ بھی دی..... یہ بات اب ظاہر ہے کہ یہ ایک بچے کے لئے بڑے صدمے کی بات تھی کیونکہ بات یہ تھی کہ اس نے ہم عصروں میں کئی جگہ یہ نظم سنائی بھی تھی اور شروع شروع میں یہی ہوتا ہے اور جب کوئی چیز چھپتی ہے تو آدمی بغل میں رکھ لیتا ہے کہ کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے۔ تو کسی طور پر کوئی دعا کا عمل جاری ہوا کہ ہم کچھ لکھ ہی نہیں سکتے۔ اب لکھنے کی تمنا بھی ہے اور طبیعت بھی موزوں نہیں ہے یعنی کچھ ایسا احساس ہونے لگا کہ طبیعت ہی موزوں نہیں ہے۔

(خالد' ماہنامہ' ربوہ' دسمبر 1988ء' ص 24)

ادبی محفلیں

عبید اللہ علیم نے لیاقت آباد کے کیفے حیات کو اپنی ادبی نشستوں کا مسکن بنایا۔ یہاں علیم گھنٹوں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے رہتے اور شعر و شاعری کی محفلیں ہوتی رہتیں۔ بقول نوید عالم:۔

"لیاقت آباد کا "کیفے حیات" جہاں ادیبوں شاعروں اور صاحب علم و ذوق لوگوں کی طویل نشستیں ہوتی تھیں۔ میں اور علیم اس کیفے میں گھنٹوں بیٹھے رہتے۔

علیم اپنے اشعار سناتا رہتا۔ کبھی کبھی طبیعت میں شرارت آ جاتی تو وہ لطیفوں چٹکلوں اور اپنی مخصوص طنزیہ گفتگو سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیتا انہیں ہنساتا گدگداتا کیونکہ اس زمانے میں علیم ذہنی طور پر بڑا پریشان رہتا تھا۔ مگر اپنا دکھ تکلیف اور پریشانی بیان کرنے میں بڑا بخل سے کام لیتا۔"

(نوید عالم نوید' عبید اللہ علیم اور میں' کراچی' جون 1998ء ص 6)

عبید اللہ علیم نے میٹرک کرنے کے بعد پوسٹ آفس میں کلرک کی نوکری کر لی۔ یہاں علیم نے دو سال تک نوکری کی اس کے بعد 1959ء میں اردو کالج میں فرسٹ ائیر میں داخلہ لے لیا۔ عبید اللہ علیم اپنی ملازمت کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتے ہیں۔

"پوسٹ آفس کے سیونگ بینک میں میری ملازمت کا دورانیہ دو سال یعنی 1957ء سے 1959ء تک ہے اور اس عرصے میں شاعری کی ضروریات کے مطابق وہاں سے بھاگنا شروع کر دیا۔ چنانچہ نوکری سے نکال دیا گیا۔ 1959ء ہی میں اردو کالج میں داخلہ لے لیا اور مالی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے ٹیوشنیں پڑھانا شروع کر دیں کیونکہ گھر میں مالی تنگی کی وجہ سے وہاں سے کچھ لینے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔"

(سیپ' ماہنامہ شمارہ 67 خاص نمبر' کراچی ص 236)

عبید اللہ علیم نے اپنی شاعری کا آغاز اگرچہ سکول سے ہی شروع کر دیا تھا اور انہیں بہت شہرت بھی حاصل ہونے لگی تھی لیکن علیم کے نزدیک ان کی شاعری جس کو وہ باقاعدہ شاعری تصور کرتے ہیں کا آغاز 1959ء سے ہوا۔ 1959ء تک انہوں نے جتنے بھی اشعار لکھے تھے اور جو غزلیں چھپی بھی تھیں وہ سب جلا دیں۔ اپنے ابتدائی کلام کو ضائع کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے عبید اللہ علیم اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ۔

"مجھے اس بات کا تھوڑا سا احساس ہوا کہ شعر لکھنے سے پہلے شاعر کی ایک تیاری ہوتی ہے۔ جہاں اسے بڑے زمانے تک یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ شعر میں اس کی آواز آنی شروع ہوئی ہے یا نہیں ذاتی مشاہدہ یا تجربہ اس کے شعر میں داخل ہوا یا نہیں ذاتی مشاہدہ یا تجربہ کی لذت سے جو شعر پیدا ہوتا ہے وہ ہوتا ہی کچھ اور چیز ہے۔ 1959ء میں پہلی دفعہ مجھے یہ احساس ہوا کہ اب میرے اندر شعر لکھنے کی قوت سچ مچ پیدا ہو گئی ہے۔ یعنی اس میں میں وہ بات کہنے لگا ہوں جو مجھ پر گزرتی تھی اب یہ نہیں تھا کہ کوئی غزل لکھ رہے ہیں تو اس میں قافیے کی ضرورت کے تحت شعر لکھ دیا' کوئی مصرعہ آ رہا ہے تو اسی مصرعے کو پکڑ لیا اور لکھ دیا اس کے بعد وہ رویہ پیدا ہونا شروع ہوا کہ جہاں سے اپنا غم اور اپنا رویہ اور اپنی ذات تھی وہ مائل کرنے لگی کہ یہ حقائق ہیں۔"

(خالد' ماہنامہ' ربوہ' دسمبر 1988ء' ص 24)

اسی طرح اپنے ایک اور انٹرویو میں اپنی شاعری کے اصل آغاز کے بارے میں کچھ یوں کہتے ہیں کہ

"اگر مسئلہ شاعری کا ہے تو جسے باقاعدہ شعر کہنا کہتے ہیں اس کا آغاز 1959ء میں ہوا اور اس سے پہلے کی تمام چیزیں ضائع کر دیں اور ضائع اس لئے کر دی تھیں کہ یہ شعر کے آغاز کی بات ہے کہ میں شعر میں دل کی آواز سننا چاہتا تھا جب دل سے آواز آنا شروع ہو گئی تو میں نے کہا کہ یہ میرا شعر ہے اور جس شعر سے دل کی آواز نہیں آتی اسے میں نے اپنا شعر تصور نہیں کیا۔ ہر چند کہ وہاں جذبات بھی ہیں' احساسات بھی ہیں لیکن میری دانست میں وہ آواز اس قابل نہیں ہوتی تھی کہ اس میں روح کی آواز شامل ہو حالانکہ لوگوں کو شعر کی وہ صورت بھی بہتر نظر آتی تھی لیکن میرا لاشعوری احساس تھا جس سے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں نے یہاں سے جو لکھنا شروع کیا ہے یہ میری آواز کی وہ کیفیت ہے جو روح میں پائی جاتی ہے۔ تو یہ شعری سفر کا آغاز ہے۔

(دستک' ماہنامہ' کراچی' جنوری 1998ء ص 56)

پہلا بڑا مشاعرہ

عبید اللہ علیم ویسے تو اپنی غزلیں تنقید کے لئے "بزم نو آموز مصنّفین" کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے پیش کیا کرتے تھے اور لیاقت آباد کے "کیفے حیات" میں بھی اپنا کلام سنایا کرتے تھے اس کے علاوہ چھوٹے موٹے مشاعروں میں بھی داد وصول کیا کرتے تھے لیکن انہوں نے اپنی زندگی کا پہلا بڑا مشاعرہ 1959ء میں کراچی یونیورسٹی میں پڑھا اس وقت وہ کالج میں فرسٹ ائیر کے طالب علم تھے اپنے اس مشاعرے کی یاد تازہ کرتے ہوئے علیم "یوسف سہیل شوق" کے ساتھ ایک نشست میں بتاتے ہیں کہ:۔

"پہلا مشاعرہ' بڑا مشاعرہ میں نے کراچی یونیورسٹی میں پڑھا اس وقت میں اردو کالج کا طالب علم تھا یہ 1959ء کی بات ہے آپ کو معلوم ہے کہ یونیورسٹیوں اور کالج میں ہوٹنگ کی بھی ایک سطح ہوتی ہے جو بہت ہی غیر معمولی ہوتی ہے۔ اس میں مجھے ہوٹ تو نہیں کیا گیا کیونکہ اردو کالج سے یونیورسٹی اس زمانے میں بالکل نزدیک تھی اور کیونکہ یونیورسٹی کے لوگ بھی ہمیں جانتے تھے لیکن جب میں سٹیج پر گیا تو میرا گلا بالکل خشک ہو گیا تھا اور ایک دو شعر پڑھنے کے بعد یہ کیفیت ہو گئی کہ میں اپنے آپ کو خود ہی ہوٹ کرنے لگا تو لوگوں نے بھی ہمت افزائی کی لیکن اس سے ہوا یہ کہ میرے اندر ایک حوصلے کی کیفیت پیدا ہوئی اور پھر جب ہم اپنے کالج کی زندگی میں واپس آئے تو ذرا اونچی ادبی محفلوں میں جانا شروع کیا۔"

(خالد' ماہنامہ' ربوہ' دسمبر 1988ء ص 24'25)

اس کے بعد محفلوں اور مشاعروں میں عبید اللہ علیم کو بے حد پذیرائی حاصل ہونا شروع ہو گئی ان کی شہرت میں بے حد اضافہ ہو گیا لوگ بے حد شوق سے ان کے مشاعرے سنتے اور داد دیتے کالج کے لڑکے لڑکیوں اور اساتذہ میں علیم اس قدر مقبول ہوئے کہ وہ فرمائشیں کر کر کے کلام سنتے۔

علیم کو خوبصورت آواز اور ترنم اپنی ماں سے ورثے میں ملا تھا۔ اس لئے وہ اپنی مترنم آواز میں اپنے خوبصورت شعر سنا کر لوگوں کو مسحور کرتے۔

علیم نے شاعری کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ 1958ء میں پاکستان میں مارشل لاء لگ گیا۔ عبید اللہ علیم نے مارشل لاء کے خلاف سیاسی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ جس کے بعد انہیں کالج سے نکال دیا گیا۔ سیاست کے ساتھ اپنی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے عبید اللہ علیم کہتے ہیں کہ۔

"جو 1958ء کا مارشل لاء لگا اس میں آزادی کی فضا پر جو بوجھ پڑا وہ ہماری شخصی زندگی پر بھی پڑا اور اس سے ہمارے اندر ایک زبردست عمل پیدا ہوا اور اس زمانے کی جو سیاسی تحریکیں مارشل لاء کے خلاف چل رہی تھیں ہم ان سب میں باقاعدگی سے دلچسپی لینے لگے۔ لہذا 1961ء میں ہمیں آٹھ لڑکوں سمیت کالج سے نکال دیا گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے کالج میں بعض ایسی گستاخیاں کی تھیں کہ امتحان نہیں منعقد ہونے دیئے وغیرہ اور ہمارے پیچھے سی آئی ڈی وغیرہ لگ گئی۔ ہمارا تعلق پروگریسو تنظیموں این ایس ایف وغیرہ سے تھا"۔

(خالد' ماہنامہ' ربوہ دسمبر 1988ء ص 25)

علیم نے 1961ء میں انٹر کیا تھا اسی دوران سیاست کی وجہ سے علیم کو بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا! انہوں نے سیاسی شاعری بھی کی ان کی شاعری میں باغیانہ قسم کا جوش ملتا ہے۔ اپنی سیاسی شاعری کے متعلق علیم کہتے ہیں کہ۔

"لیکن سیاسی شاعری اس قسم کی نہیں تھی جیسی آج کل لوگ ڈائریکٹ قسم کی کرتے ہیں بلکہ اس میں باغیانہ قسم کا جوش اور بیانیہ قوت بھی تھی۔ اب اس مرحلے پر آ کر طلباء شاعروں میں ہمیں اولیت حاصل ہو گئی۔ بہت ہی مقبول شعراء میں ہمارا شمار ہونے لگا۔

(خالد' ماہنامہ' ربوہ' دسمبر 1988ء ص 25)

یونیورسٹی کا نو سالہ طالب علم

واشنگٹن۔ امریکہ کی ریاست فلوریڈا میں ایک نو سالہ طالب علم اس سال یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی تیاری کر رہا ہے جو اس کی ذہانت کی غماز ہے اورنج پارک شہر میں رہنے والا گریگ سمتھ اپنی پیدائش کے پہلے سال ہی حروف ابجد پڑھنا سیکھ گیا تھا دو سال کی عمر میں اپنے رشتے داروں کو سائنس کی کتاب سے زمین کی ماہیت اور تاریخ پڑھ کر سنانے لگا چھ سال کی عمر میں اس کی ذہانت میں تیزی سے اضافہ ہوا اب نو سال کی عمر میں گریگ ہائی سکول میں ہے اور اگلے سال یقینی طور پر اسے کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ مل جائے گا گریگ کی دلچسپی فن تعمیر علم ادویہ' ہوابازی' سیاسیات اور سفارت کاروں کے شعبوں میں زیادہ ہے اس نے اپنے مستقبل کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ڈاکٹر' انجینئر' اقوام متحدہ میں امریکہ کا سفیر یا امریکہ کا صدر بننا پسند کرے گا۔

(روزنامہ اساس فیصل آباد 12۔ اکتوبر 1998ء)

اطلاعات و اعلانات

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی علالت

○ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کے کولہے کے فریکچر کے بعد ان کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں کامیابی سے ہوگیا ہے۔ الحمدللہ مولانا روبہ صحت ہو رہے ہیں تاہم ابھی کمزوری باقی ہے۔ احباب کرام سے مولانا موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ مکرم آصف محمود ڈار طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ کے بڑے بھائی مکرم اظہر ناصر ڈار صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 23۔دسمبر 1999ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "جاذب احمد" عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے اور نیک و صالح خادم دین بنائے آمین۔

○ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب نصیر آباد سلطان، ربوہ حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15۔دسمبر 1999ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "مبارز محمود" عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم محمد اسحاق بٹ صاحب آف سوک کلاں ضلع گجرات حال مقیم نصیر آباد سلطان، ربوہ کا پوتا اور مکرم میر عبدالرشید صاحب مرحوم راہوالی کا نواسہ ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو لمبی عمر دے اور نیک، صالح خادم دین بنائے۔ آمین

نکاح

○ مورخہ 16-1-2000 کو مکرم نعمان فرید احمد صاحب سدھو ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب سدھو ایڈووکیٹ دارالرحمت غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ امۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمان صاحب راؤ آف ہالینڈ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں پڑھا۔ عزیز نعمان مکرم ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو (مرحوم) سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا بڑا پوتا اور عزیزہ حضرت صوفی نبی بخش (رفیق) حضرت مسیح موعود کی پڑنواسی اور حضرت بابو وزیر خان صاحب افغان غوری کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں یہ نکاح اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ محترمہ مسرت کوثر صاحبہ بیوہ چوہدری مبارک سلیم صاحب (مرحوم) دارالبرکات ربوہ 26-1-2000 کو لاہور جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں سر اور گردن پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی اور صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اقبال بشیر صاحب کارکن نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے بہنوئی مکرم چوہدری علی احمد صاحب سانگلہ ہل سرانوالی بھلیر بوجہ یرقان شدید بیمار ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم آفتاب احمد صاحب چیمہ۔ میرپور خاص سندھ اچانک فالج کا حملہ ہونے کے باعث صاحب فراش ہیں۔ نیز بول چال میں بھی دشواری پیش آرہی ہے۔ گزشتہ سال بیٹے کی اچانک وفات کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا تھا۔ جس کا مریضہ کی طبیعت پر بہت برا اثر پڑا تھا۔

○ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب چیمہ صدر جماعت احمدیہ چک 88 شمالی ضلع سرگودھا حال دارالصدر شرقی ربوہ معدہ اور سانس پھولنے کے باعث کمزور ہیں اور بلڈ پریشر بھی اکثر رہتا ہے۔

ان سب مریضوں کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس

○ نصرت جہاں اکیڈمی پرائمری سیکشن میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو مورخہ 26-2-2000 بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے تا ڈیڑھ بجے تک ہوگا۔ واضح ہو کہ ڈیڑھ بجے کے بعد کسی بچے کا کسی بھی صورت میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو نہیں لیا جائے گا۔

داخلہ ٹیسٹ سے متعلق ضروری ہدایات

سلیبس و داخلہ فارم نصرت جہاں اکیڈمی کے فیس آفس سے حاصل کریں۔

داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی لف کریں۔ اس کے بغیر داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔

مورخہ 4-4-2000 تک پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے بچے کی عمر ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہئے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20-2-2000 بروز اتوار ہے فارم پر کرکے پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں جمع کروایا جائے۔ مقررہ تاریخ کے بعد داخلہ فارم ہرگز وصول نہیں کیا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچنیا کے نائب صدر شہید

گروزنی پر روس کے تازہ حملوں میں چیچنیا کے نائب صدر عیسٰی ستامیروف شہید ہو گئے۔ چیچن صدر اسلان مسخادوف کی رہائش گاہ کو بھی آگ لگ گئی۔ 300 روسی فوجی ہلاک اور 5 بکتربند گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ گروزنی پر روسی فوج کے دو بڑے حملے ناکام بنا دیئے گئے۔ روسی فوجیوں نے گروزنی کے مشرق اور شمال کی جانب سے بکتربند گاڑیوں کے ہمراہ مینوتکا سکوائر تک پہنچنے کی کوشش کی جسے جانبازوں نے دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد ناکام بنا دیا۔ چیچن ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ اب تک روسی فوج کے 11 ہزار افراد ہلاک 5 سو ٹینک اور بکتربند گاڑیاں تباہ، 12 لڑاکا طیارے مار گرائے گئے اور 40 ہیلی کاپٹر بھی گرائے جا چکے ہیں۔ اس دوران صرف 400 مجاہدین جبکہ 10 ہزار شہری شہید ہوئے۔ چیچنیا کے 320 قصبے اور دیہات مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ روسی ترجمان کا دعویٰ ہے کہ صرف 1173 روسی فوجی ہلاک اور 5722 زخمی ہوئے۔ ہزاروں لاکھوں افراد گھربار چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ گروزنی میں 80 فیصد عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں۔

سری لنکا ڈاک خانے میں دھماکہ 20 ہلاک

سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو سے 260 کلومیٹر شمال میں واقعہ قصبے وادنیا کے پوسٹ آفس میں پارسل بم دھماکے کے باعث 20-افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 50 شدید زخمی ہوئے۔ متعدد فوجیوں کے چیتھڑے اڑ گئے۔ دھماکہ اس وقت ہوا جب پولیس اسٹیشن کے سامنے واقعہ پوسٹ آفس میں فوجی اور پولیس والے اپنے اپنے گھروں میں منی آرڈر بھیجنے کے لئے قطار میں کھڑے تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں 8 فوجی، 7 پولیس اہلکار اور ڈاک خانہ کے ملازمین شامل تھے۔

انڈونیشیا عیسائی مسلم فسادات جاری

انڈونیشیا میں عیسائی مسلم فسادات کا سلسلہ جاری ہے۔ مالوکو سے 220 میل دور واقع 5 دیہات اور ایک شہر میں تازہ ترین فسادات میں 25-افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 50 سے زائد گھر مسمار کر دیئے گئے۔ یہ فسادات اس علاقے میں نائب صدر میگاوتی کے دورے کے بعد ہوئے فسادات کے بعد فوج نے اپنا گشت بڑھا دیا ہے۔ جگہ جگہ چھاپوں میں متعدد افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اب تک دو ہزار سے زائد افراد ان فسادات میں ہلاک ہو چکے ہیں۔

اسرائیل ایٹمی پاور پلانٹ خریدے گا

اسرائیل فرانس سے ڈیڑھ ارب ڈالر کا نیوکلیئر پاور پلانٹ خریدے گا۔ قومی سلامتی کے وزیر اس مقصد کے لئے عنقریب فرانس کا دورہ کریں گے۔ اس پلانٹ کے بعد اسرائیل کے پلانٹس کی تعداد تین ہو جائے گی۔ اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر ایلی سوزانے کہا ہے کہ شام کے ساتھ معاہدے اور علاقائی استحکام کے بعد پلانٹ کی خرید آسان ہو جائے گی۔

راز کھل گیا

روس کی سیکرٹ سروس کی فائلوں سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ روسیوں نے دوسری جنگ عظیم میں جرمنی پر فتح حاصل کرنے کے بعد ہٹلر اور گوئبلز کی لاشیں جلا کر راکھ دریا میں بہا دی تھی۔ اس انکشاف نے دنیا کو بڑے مخمصے سے نکال لیا ہے۔ دنیا کو یہ واضح نہ ہو سکا تھا کہ ہٹلر نے واقعی خودکشی کرلی تھی یا کہیں روپوش ہوگیا تھا کیونکہ اسکی نعش نہ ملی تھی۔

چین نے انٹرنیٹ پر آئرن کرٹن نافذ کردیا

چین کی حکومت نے قومی رازوں کے انٹرنیٹ پر اخفاء کے بعد انٹرنیٹ پر آئرن کرٹن نافذ کر دیا ہے۔ نئے فیصلے کے بعد ہر قسم کی معلومات انٹرنیٹ پر جانے سے پیشتر چیک کی جائیں گی۔ چین میں انٹرنیٹ کے استعمال کے بعد لوگوں نے بے خبری میں سٹیٹ سیکرٹ افشاء کرنے شروع کردیئے تھے۔

صدر واحد کا اقتدار خطرے میں

انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر عبدالرحمان واحد نے اگر غیر ملکی دورہ کیا تو ان کی غیر حاضری میں ان کا تختہ الٹ سکتا ہے۔ حساس اداروں نے صدر کو رپورٹ دی ہے کہ لمبا عرصہ ملک سے باہر رہنے پر فوج حکومت پر قبضہ کر سکتی ہے۔ وزیر دفاع نے کہا ہے کہ فوجی انقلاب کا کوئی خطرہ نہیں۔ افواہیں بے بنیاد ہیں۔ یاد رہے کہ صدر واحد 28- جنوری سے سعودی عرب، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ، فرانس، ہالینڈ، اٹلی، چیک ری پبلک، بھارت، بیلجیم، جنوبی کوریا اور تھائی لینڈ کا دورہ کر رہے ہیں۔

باغیوں کی جانب سے دھمکیاں

تھائی لینڈ میں باغیوں کی جانب سے بم دھماکوں کی دھمکیوں کے بعد تھائی لینڈ کے قصبے راچبوری میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ تھائی لینڈ میں سیکیورٹی کو ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ دھمکی کے باعث راچبوری میں تمام سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔ فوج ہر قسم کے حالات سے نبٹنے کے لئے تیار ہے۔ تھائی وزارت دفاع نے بتایا ہے کہ برما کی سرحد پر سیکیورٹی میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 29۔جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-41
اتوار 30۔جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-37
اتوار 30۔جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-01

بدعنوان عناصر کے خاتمے تک احتساب

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بدعنوان عناصر کے خاتمے تک احتساب جاری رہے گا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حکومت احتساب کے حوالے سے کچھ نہیں کر رہی تو یہ غلط ہے۔ کرپٹ عناصر کے خلاف ثبوت اکٹھے کئے جا رہے ہیں تاکہ قانونی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ بدعنوان عناصر کے خلاف شواہد اکٹھے کرنا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن حکومت انہیں معاف نہیں کرے گی۔ وہ تخت بھائی کے قریب بھل صفائی کے معائنے پر لوگوں سے خطاب کر رہے تھے۔ چیف ایگزیکٹو نے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی بریفنگ کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اداروں کو مستحکم کرنے کیلئے اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کمیشن کی کارکردگی کو سراہا۔

سپریم کورٹ جرنیلوں کے تابع

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کو جرنیلوں کا تابع بنا دیا گیا ہے۔ فوجی اقدام کے خلاف پٹیشنوں کی سماعت میں ایک ہفتہ باقی ہے۔ ججوں کو ہٹانا سنگین غلطی ہے۔ انہوں نے کہا یہ عدلیہ پر حملہ ہے۔ جنرل ضیاء کی طرح قانون کو ہائی جیک کر لیا گیا ہے۔ 1977ء میں بھی جنرل ضیاء نے حکومت پر شب خون مارا اور پھر ایسے ہی قانون کے تحت ججوں سے حلف لیا گیا تھا۔ پھر گیارہ سال حکومت کی۔ ہمیں قانون کے مطابق حکمرانی کو فروغ دینا چاہئے نہ کہ تلوار کا قانون نافذ کیا جائے۔ حلف لینے کا فیصلہ ایک ہفتے قبل عدالتی بغاوت کے ڈر سے کیا گیا۔ انہوں نے حلف نہ اٹھانے والے ججوں کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ کو فوجی حکومت کے ماتحت کرنے کا اقدام قابل مذمت ہے۔ عدلیہ کی آزادی پر یقین رکھنے والے ججوں کی فراغت سے مایوسی ہوئی۔ ہمیں قوم کو دوبارہ جمہوری دور اور قانون کی بالادستی کی طرف لے جانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کو زیر کرنے کی کوششوں سے جمہوریت دور ہو گئی ہے۔ ججوں کی سبکدوشی شرمناک غلطی ہے۔

ججوں کے نئے حلف کے خلاف قرارداد

لاہور ہائی کورٹ بار نے ججوں کے نئے حلف کے خلاف قرارداد منظور کرلی۔ پی سی او کے تحت حلف اٹھا کر اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو ذاتی ملازم کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ 31۔جنوری کو ہڑتال کی اپیل کی گئی ہے۔

جسٹس راشد کے اعزاز میں عشائیہ منسوخ

پی سی او کے تحت حلف اٹھانے پر ملتان بار نے جسٹس راشد عزیز کے اعزاز میں عشائیہ منسوخ کر دیا۔ عدالتوں کا بائیکاٹ کیا گیا ساڑھے دس بجے کے بعد وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے۔ احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جن ججوں نے حلف اٹھایا ان کی مذمت کی گئی اور جنہوں نے انکار کیا ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ وکلاء نے کہا کہ ہماری جنگ بندوق والوں کے ساتھ ساتھ اب ججوں کے خلاف بھی ہوگی۔

سندھ ہائی کورٹ بار نے حلف غیر آئینی قرار دے دیا

سندھ ہائی کورٹ بار نے ججوں سے دوبارہ حلف لینے کو غیر آئینی قرار دے دیا۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ حکومت کا اقدام 1973ء کے آئین کو تہہ و بالا کرنے اور عدلیہ کو تباہ کرنے کی کوشش ہے۔ سندھ بار کونسل نے بھی پی سی او کے تحت ججوں سے حلف لینے کی مذمت کردی۔

نئی جہادی تنظیم کا اعلان

بھارتی طیارے کی ہائی جیکنگ کے نتیجے میں رہا ہونے والے مولانا مسعود اظہر نے لشکر محمدی کے نام سے نئی جہادی تنظیم کے قیام کا اعلان کر دیا ہے۔ اور کہا کہ وہ بہت جلد 6 لاکھ مجاہدین اپنے اکابرین کی خدمت میں پیش کریں گے۔

بھارتی فوج کا سیالکوٹ پر حملہ

بھارتی فوج نے سچیت گڑھ کی باقرپور پوسٹ سے قصبہ ڈلوالی پر 4 راکٹ فائر کئے جن میں سے تین کھیتوں میں جاگرے ایک راکٹ ڈلوال کے مین بازار میں گرا جس کے ٹکڑے ایک دکان کے شٹر اور شوروم کے شیشے توڑ کر اندر جا لگے۔ کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

بھارتی فوج کی گولہ باری

بھارتی فوج نے اٹھمقام، چکوٹھی لیپا پر گولہ باری کی جس سے دو افراد شہید اور 3 زخمی ہو گئے۔ مسجد، مدرسہ، ہسپتال، 4 مکان، 20 دکانیں، 3 ہوٹل اور 4 بسیں تباہ ہو گئیں۔

جموں پر راکٹوں سے حملہ

جموں کے آئی جی نے الزام لگایا ہے کہ یوم [illegible] تقریب کے دوران پاکستان نے جموں پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ جموں میں راکٹوں کے حملوں کی ذمہ داری حزب المجاہدین نے قبول کرلی ہے۔

6 ماہ کیلئے پاسپورٹ جاری کرنے کا حکم

لاہور ہائی کورٹ نے 6 ماہ کیلئے بیگم کلثوم نواز کو پاسپورٹ جاری کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ فیصلہ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس میاں اللہ نواز نے دیا۔

پانچ فوجیوں کی لاشیں پاکستان کے حوالے

بھارت نے ان پانچ پاکستانی فوجیوں کی لاشیں پاکستان کے حوالے کر دی ہیں جو حالیہ بھارتی حملے کے نتیجے میں شہید ہو گئے تھے۔ پانچوں فوجیوں کو نماز جنازہ کے بعد پورے اعزاز سے سپرد خاک کر دیا گیا۔

ائرپورٹ بند کرنے کا حکم نہیں دیا تھا

دہشت گردی کی عدالت نمبر1 میں استغاثہ کے گواہ امین اللہ نے کہا کہ جب فوج نے ائرپورٹ سنبھالا اس وقت نواز حکومت قائم تھی۔ نواز شریف نے ائرپورٹ بند کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اے ایف پی نے بتایا کہ وکلائے صفائی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ طیارہ روکنے کی کوشش فوجی انقلاب شروع ہونے کے بعد کی گئی جبکہ استغاثہ یہ ثابت کرنا چاہے گا کہ فوجی انقلاب طیارہ روکنے کا ردعمل ہے۔

لیگی رہنماؤں نے بغاوت کی دھمکی دے دی

بیگم کلثوم نواز کی طرف سے پیپلز پارٹی سے اتحاد کی کوششوں پر مسلم لیگی رہنماؤں نے اپنی راہیں جدا کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔ لیگی پیپلز پارٹی سے اتحاد کے سخت مخالف ہیں جبکہ کلثوم نواز کو خاوند سے زیادتیوں پر تحریک نہ چلانے پر پارٹی سے شکوہ ہے۔

فوج احتساب سے بالا نہ ہو

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اپنوں سے رعایت کی جا رہی ہے اور مخالفوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ فوج کو احتساب سے بالاتر نہیں ہونا چاہئے۔

نصاب میں تبدیلی کی اجازت نہ دیں گے

جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہر معاملہ میں این جی اوز سے رہنمائی اور بھروسہ قطعاً مناسب کام نہیں۔

ایک ہزار آسامیاں ختم کرنے کا فیصلہ

محکمہ انکم ٹیکس میں رائٹ سائزنگ کرکے ایک ہزار آسامیاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سنٹرل بورڈ آف ریونیو میں اس وقت 36 ہزار کے قریب ملازمین کام کر رہے فارغ کئے جانے والوں کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں آئندہ چند دنوں میں اعلان ہو جائے گا۔

احتساب عدالتوں میں مداخلت نہیں

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ارشاد حسن خان نے قرار دیا ہے کہ وہ احتساب عدالتوں کے کام میں مداخلت نہیں کریں گے تاکہ احتساب کے عمل میں تاخیر نہ ہو۔ یہ بات انہوں نے حاکم علی زرداری کو ضمانت پر رہا کرنے کی درخواست مسترد کرتے ہوئے اور زرضمانت کو ایک کروڑ سے کم کرنے کی درخواست مسترد کرتے ہوئے کہی۔

تیرہ نہیں اٹھارہ جج فارغ

ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ تیرہ نہیں بلکہ اٹھارہ جج فارغ ہوئے ہیں۔

گرتے بالوں کو صحت منداور چمکدار بنائے
رحمان ابٹن
رحمان جنرل سٹور گول بازار
ربوہ فون 04524-995

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اوقات آج کل صبح 9 تا 1:30 بجے شام 4 تا 8 بجے
نوٹ : ہومیوپیتھک ادویات سے تیارہ کردہ 140 ادویات کا بکس قیمت-/1000 روپے

ٹانسلز کا کامیاب علاج
Anti Tonsil Tabs
قیمت -/40
مکمل کورس -/100
ایف ٹی ہومیوپیتھک ڈسٹری بیوٹرز۔
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160 ☎

CPL No. 61